بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22 رجنوری 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر شروع کروں گا۔ حضرت عثمان کے بارے میں پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہئے کہ یہ خود جنگ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے البتہ اُن آٹھ خوش نصیب صحابہ میں شامل تھے جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے مال غنیمت میں حصہ دے کر جنگ میں شامل قرار دیا تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے: عثمان بن عفان بن ابوالعاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب۔ اس طرح آپ کا سلسلہ نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ نسب کے ساتھ پانچویں پشت پر عبد مناف پر جا کر ملتا ہے۔ حضرت عثمان کی نانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبداللہ کی سگی بہن تھیں۔ حضرت عثمان کی والدہ ارواح بنت قریظ نے صلح حدیبیہ کے بعد اسلام قبول کرلیا تھا اور مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آ گئیں اور اپنے بیٹے حضرت عثمان کے دور خلافت میں فوت ہونے تک مدینہ میں ہی قیام پذیر رہیں۔ حضرت عثمان کے والد زمانہ جاہلیت میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت رقیہ کی شادی حضرت عثمان سے کی جو غزوہ بدر کے ایام میں وفات پا گئیں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی دوسری بیٹی، حضرت ام کلثوم کی حضرت عثمان سے شادی کر دی اس وجہ سے آپ کو ذوالنورین کہا جانے لگا۔

حضرت عثمان عام الفیل کے چھ سال بعد مکہ میں پیدا ہوئے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً پانچ سال چھوٹے تھے۔ آپ کے قبول اسلام کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عثمان بن عفان اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان دونوں کے سامنے اسلام کا پیغام پیش کیا اور انہیں قرآن کریم پڑھ کر سنایا اور انہیں اسلام کے حقوق کے بارے میں آگاہ کیا اور ان سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی عزت و اکرام کا وعدہ کیا اس پر حضرت عثمان اور حضرت طلحہ دونوں ایمان لے آئے اور آپ کی تصدیق کی۔ حضرت عثمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے قدیمی اسلام لانے والوں میں سے تھے۔

قبول اسلام کے بعد آپ پر ظلم بھی ہوئے۔ موسیٰ بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن عفان نے اسلام قبول کیا تو آپ کے چچا حکم بن ابوالعاص بن امیہ نے آپ کو پکڑ کر رسیوں سے باندھ دیا اور کہا کیا تم اپنے آباؤ اجداد کا دین چھوڑ کر نیا دین اختیار کرتے ہو۔ بخدا میں تمہیں ہرگز نہیں کھولوں گا یہاں تک کہ تم اپنا یہ نیا دین چھوڑ دو۔ اس پر حضرت عثمان نے کہا خدا کی قسم میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا اور نہ اس سے علیحدگی اختیار کروں گا۔ حکم نے جب آپ کے دین پر مضبوطی کی یہ حالت دیکھی تو پھر مجبوراً آپ کو چھوڑ دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ کی شادی حضرت عثمان بن عفان کے ساتھ مکہ میں ہی ہوگئی تھی۔ حضرت عثمان نے ان کے ساتھ حبشہ کی جانب ہجرت کی۔ حضرت رقیہ اور حضرت عثمان دونوں ہی خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ اَحْسَنَ زَوْجَیْنِ رَاٰھُمَا اِنْسَانٌ رُقَیَّۃُ وَزُوْجُھَا عُثْمَان۔ سب سے خوبصورت جوڑا جو کسی انسان نے دیکھا ہو وہ حضرت رقیہ اور ان کے شوہر حضرت عثمان ہیں۔

عبدالرحمن بن عثمان قرشی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی کے گھر تشریف لائے وہ اس وقت حضرت عثمان کا سر دھو رہی تھیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹی ابوعبداللہ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتی رہو یقیناً یہ میرے صحابہ میں اخلاق کے لحاظ سے مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کو جو آزمائش پہنچ رہی تھی اور جو مظالم ان پر ہو رہے تھے، اس پر آپ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم حبشہ کی سرزمین کی طرف نکلو تو وہاں ایک ایسا بادشاہ ہے جس کے ہاں کسی پر ظلم نہیں کیا جاتا اور وہ سچائی کی سرزمین ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب حبشہ کی سرزمین کی طرف روانہ ہوئے یہ اسلام میں ہونے والی پہلی ہجرت تھی۔ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے صحابہ میں حضرت عثمان اپنی زوجہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔

حضرت سعد بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن عفان نے ارض حبشہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ رقیہ کو بھی ہمراہ لے جاؤ میرا خیال ہے کہ تم میں سے ہر ایک دوسرے کا حوصلہ بڑھاتا رہے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر حضرت لوط اور حضرت ابراہیم کے بعد یہ دونوں یعنی عثمان اور رقیہ ہجرت کرنے والوں میں سب سے پہلے ہجرت کرنے والے ہیں۔

حبشہ سے ان کی واپسی کا واقعہ بھی بیان ہوا ہے۔ جب بعض صحابہ قریش کے اسلام لے آنے کی غلط خبر پا کر اپنے وطن واپس آئے تو حضرت عثمان بھی آ گئے۔ یہاں آ کر معلوم ہوا کہ یہ خبر جھوٹی ہے اس بناء پر بعض صحابہ پھر حبشہ کی طرف لوٹ گئے مگر حضرت عثمان مکہ میں ہی رہے یہاں تک کہ مدینہ کی ہجرت کا سامان پیدا ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام صحابہ کو مدینہ کی طرف ہجرت کا ارشاد فرمایا تو حضرت عثمان بھی اپنے اہل و عیال کے ساتھ مدینہ تشریف لے گئے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت عثمان کی مدینہ کی طرف ہجرت اور مؤاخات کا ذکر اس طرح ملتا ہے کہ جب حضرت عثمان نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان اور حضرت عبدالرحمن بن عوف کے مابین عقد مؤاخات قائم فرمایا۔ ایک روایت کے مطابق حضرت عثمان کی مؤاخات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ قائم فرمائی تھی۔ چنانچہ طبقات کبریٰ میں لکھا ہے کہ جب حضرت عثمان کو دشمنوں نے محصور کر دیا تو آپ نے ایک اونچی کوٹھڑی کے روشن دان سے جھانک کر لوگوں سے پوچھا، کیا تم

میں طلحہ ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں ہے۔ آپ نے انہیں فرمایا کہ تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو علم ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی تو اس وقت آپ ﷺ نے اپنے ہمراہ میری مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ اس پر حضرت طلحہ نے کہا کہ واللہ یہ درست ہے۔

حضرت عثمان کی حضرت ام کلثوم سے شادی کے واقعہ کا ذکر اس طرح ملتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رقیہ کی وفات کے بعد حضرت عثمان بن عفان کے ساتھ اپنی صاحبزادی حضرت ام کلثوم کی شادی کر دی۔ حضرت ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان سے مسجد کے دروازے پر ملے اور فرمانے لگے کہ عثمان یہ جبریل ہیں انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ام کلثوم کا نکاح رقیہ جتنے حق مہر پر اور اس سے تمہارے حسن سلوک پر تمہارے ساتھ کر دیا ہے۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام کلثوم کی شادی حضرت عثمان سے کی تو آپ نے حضرت ام ایمن سے فرمایا میری بیٹی ام کلثوم کو تیار کر کے عثمان کے ہاں چھوڑ آؤ اور اس کے سامنے دف بجاؤ۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن کے بعد حضرت ام کلثوم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ اے میری پیاری بیٹی تم نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟ ام کلثوم نے عرض کیا وہ بہترین شوہر ہیں۔ حضرت ام کلثوم حضرت عثمان کے ہاں نو ہجری تک رہیں اسکے بعد وہ بیمار ہو کر وفات پا گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی قبر کے پاس بیٹھے۔ آپکی آنکھیں اشکبار تھیں۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت ام کلثوم کی وفات پر فرمایا اگر میری کوئی تیسری بیٹی ہوتی تو میں اس کی شادی بھی عثمان سے کروا دیتا۔ حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ سے گزرے تو دیکھا کہ حضرت عثمان حضرت ام کلثوم بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے غم میں رو رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے عثمان تم کس وجہ سے رو رہے ہو؟ حضرت عثمان نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ میرا آپ سے دامادی کا تعلق ختم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ مت رو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اگر میری سو بیٹیاں ہوتیں اور ایک ایک کر کے فوت ہو جاتی تو میں ہر ایک کے بعد دوسری کو تجھ سے بیاہ دیتا یہاں تک کہ سو میں سے ایک بھی باقی نہ رہتی۔

حضور انور نے فرمایا: باقی ذکر انشاء اللہ آئندہ ہوگا۔ جیسا کہ میں ہر جمعہ میں تحریک کر رہا ہوں، پاکستان کے لوگوں کیلئے، احمدیوں کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ مخالفین تو اپنی طرف سے اپنے زعم میں دائرہ تنگ کر رہے ہیں لیکن ان کو نہیں پتہ کہ ایک بالا ہستی بھی ہے، خدا تعالیٰ بھی ہے جس کی تقدیر بھی چل رہی ہے اور اس کا دائرہ بھی ان کے اوپر تنگ ہو رہا ہے اور وہ دائرہ جب تنگ ہوتا ہے تو پھر اس سے کوئی فرار نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے اور یہ لوگ ابھی بھی عقل سے کام لیں انصاف سے کام لیں اور بلا وجہ کی ظلم اور تعدی سے باز آئیں۔ اسی طرح الجزائر کے لوگوں کیلئے بھی دعا کریں، ایمان سلامت رہے ان کا۔ اسی طرح بعض اور جگہوں پر بھی احمدیوں کی مخالفت کافی زیادہ ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہر احمدی کو ہر لحاظ سے محفوظ رکھے۔

بعدہ حضور انور نے مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ، مکرم مولانا محمد عمر صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان اور دیگر مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

مولانا محمد عمر صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان کاجو پی کے ابراہیم صاحب کے بیٹے تھے۔ 21 جنوری کو ان کی بھی وفات

ہوئی ہے 87 سال کی عمر میں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا تعلق کیرالہ سے تھا۔ مولانا عمر صاحب 1954ء میں قادیان آئے جبکہ تقسیم ملک کے بعد مدرسہ احمدیہ کا از سر نو اجراء ہو چکا تھا۔ 1955ء میں مدرسہ میں داخل ہوئے اور 1961ء میں مدرسہ احمدیہ اور پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد ایک سال تک مدرسہ میں پڑھاتے رہے۔۔۔ 1962ء سے میدان تبلیغ میں خدمت کا سلسلہ شروع کیا۔ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں کام کیا اور بڑے کامیاب مبلغ کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ تبلیغی جلسوں میں ان کی تقاریر ہوتی تھیں مناظرہ یا دیگر میں شرکت کی اور حضرت خلیفۃ المسیح رابع رحمہ اللہ کی خصوصی رہنمائی میں کوبے ٹور کے تاریخی مناظرہ میں انہوں نے بہت اہم کام کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کے جو ایک جگہ ان کے کام کو سراہتے ہوئے اپنے خطبہ میں فرمایا تھا۔۔ ہمارے مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ ہیں ان کو خدا تعالیٰ نے اس بات کا جنون دیا ہوا ہے۔ ادھر آواز کان تک پہنچی ادھر فوری طور پر اس کے ترجمے کئے اور فوری طور پر ساری جماعتوں تک پہنچا دیئے تو بڑی محنت سے یہ کام کیا کرتے تھے تقریباً ایک سال تک فلسطین میں بھی خدمت کی سعادت ان کو حاصل ہوئی۔ قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد کتب اور رسالوں کی ملیالم اور تامل ترجمہ کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ 2007ء میں جب ان کو میں نے ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ مقرر کیا اور پھر ناظر ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن اور وقف عارضی مقرر کیا اور پھر بطور نائب ناظر اعلیٰ بھی خدمت کی توفیق ملی تو بڑے احسن رنگ میں انہوں نے تمام خدمات سرانجام دیں۔ مدرسہ احمدیہ سے فارغ ہونے کے بعد مجموعی طور پر مرحوم کو ترپن سال تک سلسلہ کی خدمت کی توفیق ملی۔ سری لنکا کے نیشنل صدر صاحب لکھتے ہیں کہ سری لنکا جماعت کی تاریخ احمدیت میں وہ سنہری دور ہمیشہ محفوظ رہے گا جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بابرکت قیادت میں مولانا صاحب کی پہلی تشریف آوری مرکزی مبلغ کے طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ 1978ء میں ہوئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چار کتب تامل زبان میں ترجمہ کیں اور مختلف موضوعات کے تحت سات کتب تامل زبان میں خود تصنیف کیں۔ صوبہ تامل ناڈو میں جماعتی رسالہ سمدانہ وازری کا اجراء کر کے ایک طویل عرصہ تک وہاں سے دوسرے صوبوں میں شائع کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے درجات بلند کرے۔ ان کی اولاد کو بھی کامل وفا کے ساتھ جماعت سے تعلق رکھنے کی توفیق دے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رحمکم اللہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔

Khulasa Khutba Juma Huzoor Anwar (aba) 22nd - JANUARY - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB